Sociology & Cultural Research Review (SCRR)
Available Online: https://scrrjournal.com
Print ISSN: 3007-3103 Online ISSN: 3007-3111
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Role of Progressive Urdu Poets in the Khilafat Movement

تحریکِ خلافت میں ترقی پسند اردو شعراء کا کردار

Ismail Khan
Lecturer in Pakistan Studies, Department of Pakistan Studies, Islamia College Peshawar
ismailkhan@icp.edu.pk
Dr. Shahabuddin
Lecturer in Urdu, Department of Urdu, Islamia College Peshawar
shahabuddin@icp.edu.pk
Fazli Rahman
Lecturer in Pakistan Studies, Department of Pakistan Studies, Islamia College Peshawar
fazlirahman@icp.edu.pk

ABSTRACT

The freedom struggle of India and the struggle for Pakistan is incomplete without discussing the stimulating role and contribution of the Urdu writers and poets to break the chain of slavery of the western domination, on the other hand, the poets played central role in propagating the agenda of the struggle for Pakistan as well as to create political awareness among the Indian Muslims in the undivided India. The present study aims to highlight the role and contribution of the progressive Urdu poets in the Khilafat Movement in Indo-Pak Sub-Continent, the study is historical in nature, secondary sources like books, articles and internet have been consulted to address the present work, it was found that the intellectuals in the shape of writers and poets have played an outstanding role in the freedom struggle and the struggle for Pakistan and on the basis of such, the Muslims of India remained successful in getting an independent state in the shape of the Islamic Republic of Pakistan.

Keywords: *Khilafat Movement, Progressive Urdu Poets, Freedom Struggle, Indo-Pak Subcontinent, Political Awareness, Urdu Literature, Anti-Colonialism*

تحریکِ خلافت: تعارف اور تاریخی پس منظر

تحریکِ خلافت(1919-23) متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک ایسی تحریک کا نام ہے جس نے ہندو مسلم اتحاد اور ہندوستان کے مسلمانوں میں سیاسی بیداری پر انمٹ نتائج مرتب کئے ہیں۔ پہلی جنگِ عظیم (1914-18)ء نے ہندوستان کی تاریخ کو ایک نئے موڑ پر لا کھڑا کیا جس نے بعد میں بہت ساری تحاریک کو جنم دیا، دوسری طرف تحریکِ خلافت کسی ایک تحریک نہیں بلکہ انگنت تحاریک کا نام ہے، یہ تحریک بنیادی طور پر جو کہ مسلمانوں کے متحدہ تشخص کو برقرار رکھنے کے لئے 1919ء میں شروع کی گئی جب انگریزوں نے ہندوستان کے مسلمانوں جو خلافت (خلافِ عثمانیہ) سے دلی یگانگت کا جذبہ رکھتے تھے کو ختم کرنے کی کوشش کی تو مسلمانانِ ہند خلافت کو بچانے کے لئے اکھٹے ہوئے اور ایک ایسی تاریخ رقم کی جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

تحریکِ خلافت کی وجوہات اور مرکزی کردار

تحریکِ خلافت کی بنیادی وجوہات میں خلافتِ عثمانیہ کو بچانا، مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت کرنا اور مسلمانوں کی اتحاد کو برقرار رکھنا تھا۔ اس تحریک میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے فرزندانِ آزادی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جس میں اگر علماء کرام و مشائخ کا ذکر کیا جائے تو مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عبدالباری فرنگی محل کے نام قابلِ ذکر ہیں، مولانا محمد علی جوہر نے 1919ء میں خلافت کی سربراہی کرتے ہوئے خلافت کمیٹی عمل میں لائی تاکہ خلیفہ اور خلافت کو بچانے کے لئے ملک گیر پروپگنڈہ مہم چلائی جائے اور انگریزوں سے ملاقاتیں کرکے خلافت کو تحفظ فراہم کیا جائے، دوسری طرف اگر ہندوستان کے سیاسی اکابرین کا ذکر کیا جائے تو موہن داس کرم چند گاندھی جو کہ متحدہ ہندوستان میں انڈین نیشنل کانگرس (1885-1947) کے سرکردہ رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے کا کردار بھی ناقابلِ فراموش ہے مگر جہاں تک مختلف اہلِ قلم و کتاب کا ذکر آتا ہے۔ وہاں پر مختلف اردو لکھاری، ادیب اور شعراء کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ گاندھی جو کہ تحریکِ خلافت کے دوران ایک اہم سیاسی رہنما کے طور پر ابھر کر سامنے آئے اسی تحریک کے دوران جب وہ افریقہ میں مقیم تھے اُن کے بارے میں ہندوستان کے مشہور اردو شاعر BrijNarayanChakbast لکھتے ہیں۔

وطن سے ہیں تُو دور پر نگاہ کر لینا
ادھر بھی آگ لگی ہے ذرا خبر کر لینا[1]

تحریکِ خلافت کے دوران کئی اور تحاریک نے جنم لیا جس میں جلیانوالہ باغ واقعہ 1919ء اور میں تحریکِ عدم تعاون 1920ء جو کہ بنیادی طور پر گاندھی نے شروع کی کے بارے میں (Chakbast) فرماتے ہیں۔

زمیں سے عرش تک شور ہوم رول لیگ کا ہے
شباب قوم کا ہے زور ہوم رول کا ہے

دوسری طرف گاندھی کی تحریکِ خلافت میں ناقابلِ فراموش جدوجہد کی تعریف کرتے ہوئے ایک اور شاعر آفتاب رئیس پانی پتی فرماتے ہیں:

سوراج کا ڈھنڈا بھارت میں گڑوا دیا گاندھی بابا نے
دل قوم و وطن کا دشمن کا دہلا دیا گاندھی بابا نے

مولانا محمد علی جوہر اور ان کی سیاسی و ادبی خدمات

مولانا محمد علی جوہر جو کہ متحدہ ہندوستان کی تاریخ میں تحریکِ آزادی اور تحریکِ پاکستان کے سرکردہ رہنما جو کہ بی آماں (عابدی بانو بیگم) کے فرزند اور مولانا شوکت علی کے بھائی تھے، ایک ناقابلِ فراموش کردار کے مالک سمجھے جاتے تھے جنہوں نے انگریز سامراج کے خلاف تلوار کے بجائے قلم کے ذریعے آزادی کی تحریک شروع کی۔ جس میں سب سے بڑی تحریک تحریکِ خلافت تھی۔ اس تحریک میں مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی اور اُن کی والدہ کے کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بقول مولانا محمد علی جوہر :

دورِ حیات آئے گا قاتل تیری قضا کے بعد
ہے ابتداء ہماری تیری انتہا کے بعد
جینا وہ کیا کہ دل میں نہ ہو کوئی آرزو
باقی ہے موت ہی دلِ بے مدعا کے بعد
تجھ سے مقابلے کی کسے تاب ہے ولے
میرا لہو بھی خوب ہے تیری حنا کے بعد
لذّت ہنوز مائدۂ عشق میں نہیں
آتا ہے لطفِ جرمِ تمنّا، سزا کے بعد
قتلِ حُسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد[2]

محمد علی جوہر نے اپنی بے باک تحریروں اور اشعار کے ذریعے انگریز سامراج کے یلغاروں کو نشانہ بنایا اسی وجہ سے ایک انگریز مؤرخ H.G. Wells اُن کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔

"Mohammad Ali possessed the pen of Macaulay; the tongue of Burke and the heart of Napoleon[3]."

تحریکِ خلافت اور خلافتِ عثمانیہ کے ساتھ یکجہتی پیدا کرنا تھا جس کے دوران انہوں نے ترکی کا دورہ بھی کیا۔

یہاں پر اس امر کا ذکر ضروری ہے کہ جب مولانا محمد علی جوہر پابند سلاسل تھے تو اُن کی دو بیٹیاں بستر مرگ پر تھی تو اُنکو کہا گیا کہ اگر وہ انگریزوں سے معافی مانگ لے تو اُن کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ جب بی اماں کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے مولانا محمد علی جوہر کو خط کے ذریعے خبردار کیا کہ اگر انہوں نے انگریزوں کے اس پیش کش کو مانا تو "میرے بوڑے ہاتھوں میں ابھی اتنی جان ہے کہ میں تمھارا گلا دبا دوں۔" مولانا محمد علی جوہر انگریزوں کی پیشکش رد کر دی، اسی دوران اُن کے بیٹیوں کا انتقال ہوا۔ جسمیں مولانا کو نمازِ جنازہ میں شرکت کی اجازت بھی نہ ملی۔

تحریکِ خلافت پر اقبال کی تنقیدی بصیرت

دوسری طرف چونکہ تحریکِ خلافت مسلمانوں کے فلسفہِ قومیت(Pan-Islamism)، مذہب کی بنیاد پر قومیت کا نظریہ پر منحصر تھی اور اس نظرئے کو ختم کرنا دراصل انگریزوں کی ایجاد کردہ علاقائی قومیت جو اٹھارویں صدی میں پیدا ہوئی ہے کو دوام بخشنا تھا۔ مولانا محمد علی جوہر نے علاقائی قومیت کے نظرئے کو نشانہ بناتے ہوئے اور تحریکِ خلافت کا تحفظ کرتے ہوئے فرمایا:

"We are not nationalists but supra-nationalist, and I as a Muslim say that "God made man and the devil made the nation." "Nationalism divides, our religion binds."

ترجمہ: ہم قومیت پرست نہیں بلکہ ماورائے قومیت پرست ہیں، اور میں بحیثیت مسلمان کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا اور شیطان نے قوم بنایا، قومیت انسانوں کو تقسیم کرتی ہے اور ہمارا مذہب یکجا۔

شاید ڈاکٹر علامہ محمد اقبال انہی فرزندانِ توحید و آزادی کے بارے میں فرماتے ہیں:

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہہ کامل نہ بن جائے

مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی تحریکِ خلافت کے دوران جب اسیری کی زندگی بسر کر رہے تھے تو وہاں پر مولانا محمد علی جوہر تحریر کرتے ہیں:

گراں ہو اب یہ شاید سیر گل بھی
کچھ ایسے ہو گئے خو گر قفس کے
ملی ہے قید آزادی کی خاطر
نہ پڑ جائیں کہیں دونوں کے چسکے ؟[6]

مولانا حسرت موہانی جنکو تاریخ میں رئیس المتغزلین کے خطاب سے جانا جاتا ہے نے بار ہا جنگِ آزادی کی خاطر صعوبتیں برداشت کی۔ انہوں نے قلم کے ذریعے نہ کہ بذور شمشیر انگریز سامراج کا مقابلہ کیا، تحریکِ خلافت کے دوران جب مولانا حسرت موہانی نے انگریزوں کے خلاف لکھنا شروع کیا تو اُن کو پابندِ سلاسل کیا گیا۔ جہاں پر وہ جیل میں بیٹھ کر لکھتے ہیں:

ہے عشقِ سخن جاری
چکی کی مشقت بھی اک طرفہ تماشہ ہے[7]

مولانا حسرت موہانی ہندوستان کے نوجوان نسل کو ایک نئے انداز میں بیدار کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اگر انسان کے جسم کو قید کر دیا جائے تو کیا انگریز سامراج جو یہ سمجھتے تھے کہ جسم کو قید کرنے سے تحریکِ آزادی میں کمی ہو جائی گی۔ اس چیز کو وہ شعر کی انداز میں یوں لکھتے ہیں:

روح آزاد ہے، خیال آزاد
جسم حسرت کو قید ہے بے کار

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال جو اشاعرِ مشرق کے خطاب سے جانے جاتے ہیں۔ خلافت کی تحریک کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مولانا محمد علی جوہر کی والدہ عابدی بانو بیگم المعروف بی اماں اپنے دونوں بیٹوں، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کو تحریکِ خلافت میں شرکت کرنے کی نصیحت غزل کے انداز میں تحریر کرتی ہیں۔ بقول بی اماں:

بولیں اماں محمد علی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ساتھ تیرے ہے شوکت علی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ہو تمھیں میرے گھر کا اجالا، تھا اسی واسطے تم کو پالا
کام کوئی نہیں اس سے اعلیٰ، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
اے مرے لاڈلو اے میرے پیارو، اے مرے چاند اے میرے تارو
میرے دل اور جگر کے سہارو، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
صبر سے جیل خانے میں رہنا جو مصیبت پڑے اس کو سہنا
کیجیو اپنی ماں کا کہنا، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ہتھکڑی تو ہے مردوں کا گہنا، جانگیہ تم نے کمبل کا پہنا
آدھی ٹانگوں سے بالکل برہنہ، جان بیٹا خلاف پہ دے دو
بوڑھی اماں کا کچھ غم نہ کرنا، کلمہ پڑھ کر خلافت پہ مرنا
پورا اس امتحاں میں اترنا، جاں بیٹا خلافت پہ دے دو
گر ذرا سست دیکھوں گی تم کو، دودھ ہر گز نہ بخشوں گی تم کو
میں دلاور نہ سمجھوں گی تم کو، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
میرے بچوں کو مجھ سے چھڑایا، دل حکومت نے میرا دکھایا
اس بڑھاپے میں مجھ کو ستایا، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
میرے بچوں کو پکڑا سفر میں، کس طرح چین ہو مجھ کو گھر میں
خاک دنیا ہے میری نظر میں، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
اب مری حق سے فریاد ہو گی، غیب سے میری امداد ہو گی
میری محنت نہ برباد ہو گی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
ہوتے میرے اگر سات بچے، کرتی سب کو خلافت پہ صدقے
ہیں یہی دین احمد کے رستے، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
کالے پانی خوشی ہو کے جانا، سجدۂ شکر میں سر جھکانا
میں پڑھوں گی خدا کا دوگانہ، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
پھانسی کرتے اگر تم کو جانی، مانگنا مت حکومت سے پانی
بات رکھ لیجیو خاندانی، جان بیٹا خلافت پہ دے دو
دین و دنیا میں پاؤ گے عزت، سب کہیں گے شہید خلافت
اے محمد علی اور شوکت، جان بیٹا خلافت پہ دے دو[4]

اخبارات، اسیری، اور ادبی جدوجہد

1911ء میں مولانا محمد علی جوہر نے کلکتہ میں ایک انگریزی اخبار"Comrade"شروع کروایا جس میں انہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے انگریزوں کو نشانہ بنایا جس پر اُن کو پابندِ سلاسل کیا گیا اور اُن کی جائیداد بھی ضبط کر لی گئی۔ جیل میں بیٹھ کر بھی مولانا نے اردو ادب پر کام کیا جہاں پر وہ لکھتے ہیں:

تنہائی کے سب دن، تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگی اُن سے خلوت کی ملاقاتیں
ہر آن تسلی ہے، ہر آن تشفی ہے
ہر وقت ہے، دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہر روز یہی چرچے، ہر رات یہی باتیں[5]

کچھ عرصہ بعد مولانا محمد علی جوہر کو جب رہائی ملی تو انہوں نے دوبارہ انگریزوں کے خلاف اپنی تحریروں کا سلسلہ شروع کیا اور دوسرا اخبار "ہمدرد " کے نام سے شروع کیا جس کا بنیادی مقصد

چاک کر دی ترک ناداں نے خلافت کی قبا
سادگی مسلم کی دیکھ، اوروں کی عیاری بھی دیکھ

علامہ اقبال جو کہ بہت ساری وجوہات کی بنا پر تحریکِ خلافت سے دور رہنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جس میں ایک وجہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ترقی کرنے کی تلقین بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ڈاکٹر علامہ اقبال جو کہ تحریکِ خلافت کو مسلمانوں کی ترقی میں رکاوٹ سمجھ رہے تھے جس کی وجہ سے کئی علماء کرام اُن سے ناراض تھے اور اُن کو انگریزوں کا ساتھی گردان رہے تھے۔ تو اُن کو جواب دینے کے لئے علامہ اقبال یوں لکھتے ہیں۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال تحریکِ خلافت کے بارے میں مزید لکھتے ہیں۔

بہت آزمایا غیروں کو تو نے
مگر آج ہے وخت خویش آزمائی
نہیں تجھ کو تاریخ سے آگہی کیا؟
خلافت کی کرنے لگا تو گدائی
خریدیں نہ ہم جسکو اپنے لہو سے
مسلمان کو ہے ننگ وہ پادشائی

خلاصہ

ہندوستان کی تاریخ میں تحریکِ خلافت ایک منظم تحریک کا نام ہے جس نے ہندو مسلم اتحاد اور سیاسی بیداری کو جنم دیا۔ اس کے علاوہ آگے چل کر ہندوستان کے مسلمانوں نے اسی سیاسی بیداری کو بروئے کار لاتے ہوئے پاکستان کے حصول کو ممکن بنایا۔ اس تحریک میں ہر شعبہ ہائے زندگی کے شخصیات کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ لیکن ترقی پسند اردو شعراء کا کردار چونکہ دنیا سے مخفی تھا کو ظاہر کرنا وقت کی ضرورت ہے اور انہی شعراء و ادیبوں کے بیش بہا قلم و کتاب کی کاوشوں سے پاکستان کے حصول اور آزادی کو ممکن بنایا جا سکا۔ ان فرزندانِ حریت کے بارے میں ایک بہت ہی خوبصورت شعر کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

ہے کس کی یہ جرت کہ مسلمان کو ٹوکے
حریتِ افکار کی نعمت ہے خداداد

حوالاجات

1. Dawn.com. (n.d.). https://www.dawn.com/news/1508748
2. Khimjee, H. (2013). *Pakistan: A legacy of the Indian Khilafat Movement*. Universe.
3. Khan, N. (2019). *Pakistan studies: Past, present and future*. Department of Pakistan Studies, Islamia CollegePeshawar.
4. http://tahqeeqatexpress.com/2019/03/04/بولنگ-اماگ-محمد-علی-جان-بیعا-خلافت-پہ/،
5. Fatima, A. (2015, January 4). Maulana Muhammad Ali Johar - a man who chose the pen above the sword. *Dawn*. https://www.dawn.com/1154854
6. Minault, G. (1974). Urdu political poetry during the Khilafat Movement. *Modern Asian Studies, 8*(4). https://www.jstor.org/stable/311865
7. Irfan, G. (2013, March 23). [The role of writers in the Pakistan Movement]. *Dunya*. https://dunya.com.pk/index.php/special-feature/2013-03-23/2954

SCRR